ہم خرما و ہم ثواب

یعنی

ککندھا کانڈ کا ناٹک

مصنفہ

منشی دوارکا پرشاد شوق بدایونی ۔

طبع سنہ ۱۳۰۷ھ



دیکھیے ہے چنتا چھٹے سے بھاگ تراس ٭ بھجین جیہ جیتر ہر دیا دین پر باس

ہم خرما و ہم ثواب
یعنی
کسکندھا کانڈ کا ناٹک

حسب الارشاد آنریبل نوبت رائے صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر پنشنر و حال اسپشل مجسٹریٹ

ضلع بدایوں و منشی رام بہادر صاحب تحصیلدار فرید پور ضلع بریلی و پنڈت

کوشل پرشاد صاحب شرما کی

بابو دوارکا پرشاد شوق ہیڈ نقلنویس ڈپٹی کمشنری لکھنؤ شاگرد جناب

مرحمت الدولہ بہار الملک منشی سید غضنفر علیخان بہادر صولت جنگ المتخلص بہ

حکیم اسپشل مجسٹریٹ و رئیس لکھنؤ نے تالیف کیا

در مطبع شرکت الاسلام باہتمام امداد حسین خان و رسول خان

لکھنؤ محلہ پل کمھاران

طبع اول ۱۰۰۰ ہزار جلد ۲۰۰   قیمت فی جلد ... لگ

التماس

اضعف العباد دوارکا پرشاد خلف لالہ صاحب رامی صاحب بدایونی عرض رسا ہے کہ یہہ کتاب لاجواب بفضل خدا سی زمین وآسمان تیار ہے آپ لوگ اسکو ملاحظہ کرین۔ اگر حظ اوٹھادین مصنف کو دعا خیر سے یاد فرمادین اور اگر کوئی غلطی نظر آدی قابل معافی ہے کیونکہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان +

دعا گو شوق بدایونی

ناٹک کے نام

رام چندر مہاراجہ دسرت شاہ اودہ کے فرزند	بال۔ سگریو کا بڑا بھائی
لچھمن۔ رام چندر کی چھوٹی بھائی	تارا۔ بال کی عورت
سگریو۔ بندرونکا بادشاہ بال کا بھائی	جاموئت۔ ریچھون کا بادشاہ
ہنومان۔ سگریو کی ایک ساتھی	رکھ موک پہاڑی کا نام ہے

منیجر۔ (اہل محفل سے مخاطب ہوکر) آج کسکندہا کانڈ کا تماشا ہے مہاراج رامچندر کا بال کو مارنا۔ سگریو کو راج دینا۔ سگریو کا عیش مین مشغول ہونا۔ مہاراج رام چندر کا لچھمن جی کو بھیجنا۔ سگریو کو طلب کرنا۔ اوسکا سیتا جی کی تلاش کا حکم دینا۔ یہانتک بیان کیا جائیگا۔ جاتا ہے:-

پہلا پردہ رکھہ موک پہاڑ کے مقابل

سگریو۔ دیکھو تو سامنے کون دو جوان آتے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بہادر ہین۔ میری جان اب بچتی نہین معلوم ہوتی۔ دیکھو اگر بال کے بھیجے آئے ہون تو اشارہ کرنا مین بھاگ جاؤن (ہنومان برہمن کے شکل بنکر جاتے ہین)۔

ہنومان۔ آپ ہین کون اے جناب تو ذرا بتایئے
دیکھنے مین ہے عمر کم ادب سے یہ کیون ستم
جوش پہ ہے ابھی شباب کسکو غم مین [illegible]
اسمین نہین ہے کچھ کلام شوق ہے آپکا ملام

شاہ جہان ہین آپ لوگ یا ہین گدا بتایئے
غصہ سے کیون بھوین ہین خم یہ تو بھلا بتایئے
اوڑ گئی رنگتے آپکی تاب غم ہے یہ کیا بتایئے
کیا ہوا اب آگے انتظام پھر خدا بتایئے

رامچندر۔ نہین حال میرا سنانیکے قابل
ہم ہین پوچھو شاہ اودھ کے پسر ہین
بیابان بن کو آئے تھے حکم پدر سے
جو سیتا کو یان سے چرا لیگیا ہے

ہوا جو نہین وہ بتانے کے قابل
فلک مد پہ ہے سر جھکانیکے قابل
ہے اب نہ ہم گھر مین جلنیکے قابل
وہ ہے الغرض خون بہانیکے قابل

او بھیں ڈھونڈتے ہم من پھر الصحرا	رہے شوق کب بند لکھا نیکلے قابل

ہنومان۔ (آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے خوشی سے پھول گئے کچھ بول نہ سکے) پھر مہاراج مجھپر نظر عنایت ہو میں نے نہ پہچانا۔ آپ علام الغیوب ہیں مین مایا مین پھنسا ہون اسوجہ سے گو آپ میری نظر مین تھے تب بھی نہ پہچانسکا۔

رامچندر۔ تو کیا ہوا اب سے آتے تھے گھر سے آئے۔

ہنومان۔ مہاراج اول تو بندر پھر جاہل مطلق کیونکر پہچانتا یہ کہکر قدموں پہ گر پڑا۔

رامچندر (پوری بھگت دیکھکر) چھاتی سے لگالیا تم مجھے لچھمن جی سے دونی پیاری ہو۔ تم میرے بھگت ہو اور میرا نام بھگت تبل ہے۔

ہنومان۔ مہاراج اس پہاڑی پہ سگریو بندروں کا راجا رہتا ہے اوسے دوستی کر لیجئے۔ وہ بندر سب چہار طرف بھیجکر سیتا جی کو تلاش کر دیگا یہ کہکر کاندھے پہ چڑھاتا ہے اور سگریو کے پاس لیجاتا ہے۔

ہنومان۔ (سگریو سے) دیکھو دیکھو تمہارے گھر کون آیا ہے۔
آنکھیں کھولو منہ سے بولو دیکھو کون کھڑا ہے۔ ساکشات ایشر بھگت اب تو کچھ ڈر نا ہے

پاس کھو کیا چیز ہوں لایا اتو کچھ کہلواؤ	لاؤ دیکھوں کیا ہو دستے اتو کچھ لواؤ
(سگریو) حق نے کیا روز مبارک ہے دکھایا مجھکو	ہر مصیبت سے مگر آج چھڑایا مجھکو
بال بھر خوف نہیں ہے مجھے بال کا اب	کیسی آفت سے مصیبت سے بچایا مجھکو

اب کوئی چال چلیگی نہین تیری نہ ہیر	اے فلک تو نے بہت رو رنجکایا مجھکو
پانون پھیلاے کے گر سوئیگم نے کہا تھ	تار گینوا کے بہت رو رنجکایا مجھکو +
زندگانی کی ہوئی شوق مجھے اب اسیر	جو نہ کانون سے سنا تھا وہ کیا مجھکو

سگریو۔ یہ کہکر قدمون پر گر پڑا۔

رامچندر۔ (چھاتی لگاکر) مین تمکو قوت بازو سمجھتا ہون۔

سگریو۔ ہاتھ پکڑا ہے تو بانہہ گہی کی لاج۔

رامچندر۔ قول جان کے ساتھ۔

ہنومان۔ (سگریو سے) دیکھو غور کرلو اور اگر آپ مین قوت دیکھو تو ان کے دستگیر

سیتاجی کا پتہ لگانا ہوگا (رامچندر سے) مہاراج آپ کو سگریو کا بدلا بالی سے

لینا ہوگا۔

سگریو۔ ہان ہان۔

رامچندر۔ بے شک۔

لچھمن۔ ابھی بالی کیا بال ہے اب سگریو کا بال بیکا نہین کر سکتا مہاراج نے

بڑے بڑے راچھشون کو مارا ہے۔ شب کا دھنش توڑا۔ کبھو وکھن کو فتح

سمیت معہ تیغ کیا بال کیا جان رکھتا ہے جو مقابلہ کرے۔

رامچندر۔ (سگریو سے) اچھا اپنا حال بیان کرو۔

سگریو۔ مین اور بالی حقیقی بھائی ہون ایکدن مایاوی نام راچھش آیا اور بالی

سے طالب جنگ ہوا جب بالی اوسنے لڑا وہ مغلوب ہوکر بھاگا بالی اوسکے پیچھے

چلا مین بھی اوسکے ساتھ گیا بالی کے خوف سے راچھش ایک گپھا مین گھس

گیا بالی نے مجھے کہا کہ مین گپھا مین جاتا ہون تم یہان پندرہ روز میرا انتظار

کرنا اگر نہ نکلون جاتا مارا گیا مین ایک ماہ تک وہان منتظر رہا جب بالی نہ نکلا اور گپھا سے خون
نکلا مین سمجھا بالی مارا گیا شہر کو واپس چلا آیا لوگون نے راج خالی دیکھکر مجھے تخت نشین کیا جب بالی واپس
آیا یہہ دیکھکر بہت ناراض ہوا غضبناک ہوکر دولت و عورت سب چھین لی اور مجھے شہر بدر کر دیا
مہاراج سچ ہے۔ زبردست کا ٹھینگا سر پر بھاگنا پڑا۔

رام چندر۔ تو وہ کہا ایسا پاپی ہے

سگریو۔ عیان راجیبان۔

رامچندر۔ تو وہ اپنا کیا پائیگا۔

سگریو۔ دیکھئے مہاراج وہ دن کب آتا ہے۔

رامچندر۔ کیا تمنے نہین سنا ہے۔ اے یار جو کوئی کیسا آجکل پاویگا۔ تو یاد رکھو وہ بھی نکل پائیگا۔ اس دار مکافات مین سمجھ لے ہے آ عاقل۔ بد او کرے گا آج کل پاوے گا۔

سگریو۔ مگر بالی بڑا زور آور ہے اگر آپ یہان سے تھوڑی دور سات تاڑ کے درخت ہین انکو ایک تیر سے گرا دین تو ٹھیک بالی پر فتحیاب ہون۔

رامچندر۔ چلو دیکھین تو سب جاتی ہین۔ پردہ گرتا ہے

دوسرا پردہ پہاڑی کے دوسری طرف

رامچندر۔ لچھمن۔ ہنومان۔ سگریو اور بہت سے بندر کھڑے دکھائی دیتے ہین۔

رامچندر۔ کہو وہ مقام کتنی دور ہے۔

سگریو۔ وہ کیا سامنے معلوم دیتا ہے۔

ہنومان۔ وہ سامنے جو سات درخت نظر آتے ہین بس وہی ہین۔

رامچندر۔ ہان ایسے درخت ہین جو آسمان سے باتین کرتے ہین۔

سگریو۔ ہان مہاراج۔

رامچندر۔ کیا تم مجھکو انکا بالائے ہوا اور ان درختون کے کیا کیفیت ہے۔

سگریو۔ نہین مہاراج امتحان منظور نہین۔ یہہ درخت جو نام بالی مہیش کے ہڈیون پر

پر جسے ہین۔ اور یہہ درخت کسی بن کی سراپ کیوجہ سے بہشت سے نکالی گئے ہین آپکا تیر لگنے سے اونکی مکت ہو جائیگی اور پھر وہ سرگ مین پہونچ جائینگے

رامچندر۔ (سب کا امتحان کرینگو) مجھسے تو ایک تیر مین نگرینگے۔

ایک بندر۔ (دلمین) ہم تو پہلے ہی جانتے تھے (ظاہرا) بھلا تیر تو لگاے۔

دوسرا۔ (دلمین) کیا یہہ اس قابل ہین کہ بال کو مارین۔ (ظاہرا) تیر کا امتحان کیجیے۔

تیسرا۔ (دلمین) ابھی ناحق یہانتک آے۔

چوتھا۔ (دلمین) ذرا ٹیرہی کھیر ہے۔

سگریو۔ چہرہ زرد خاموش۔

ہنومان۔ مہاراج مجھے کامل یقین ہے کہ آپ ایک تیر مین ان درختونکو گرا دینگے۔

لچھمن۔ ہان مہاراج اب دیر نکیجیے تیر لگاے۔

رامچندر۔ تیر مارتے ہین سب درخت گر پڑتے ہین پردہ سے پھول برستے ہین اور پردہ گرتا ہے۔

تیسرا پردہ بال کے دروازہ سے کچھہ دور

سگریو۔ وتاہ کیا تو اجوان آج بھلا نکل	در نظر ہے امتحان آج بھلا نکل نکل
ظلم بیج بویا ہے مجھکو جہان سے کھویا ہے	جور وجفا کے باغبان آج بھلا نکل نکل
توڑون گا سر کو گرز سے چھینونگا تیغ تیر سے	ای بلاے آسمان آج بھلا نکل نکل
دولت وزن کو چھپایا تو تجھے فنا کردن	کیون ہے نظر سے تو نہان آج بھلا نکل نکل

بال - غصہ مین اگر دروازہ پر نکلتا ہے تارا اوسکے پیچھے ہے -

تارا (ٹھمری) جانو پیارے - رب پ کیون کرت ڈھتائی رے -
اوسکے سرن گیو سگریو اتر لوکی ہمپری جنکی دوہائی رے - جانو
ہٹ نپارو اہمان یتاگ کر شوق رہے تب جگت بہلائی رے - جانو

بال - نہین ہے ہمین پسند تارا ہمین	اب چھوڑ دے پیار سے تارا ہمین +
دیکھون تو مین وہ کیسا ہو ! +	کھا جائیگا کیا وہ بچارا ہمین +
بات یہ ہے مرجاد ز ہے +	نہ دہرم سے کوئی پیارا ہمین
ہم شوق سے لڑنیکو جاتے ہین	نہین دہمکی اوٹھانے کا یارا ہمین

تارا - ہا ہا پران پت ! ہے ناتھہ !! اتنا میرا کہنا مانو سگریو سے لڑنے نہ جاؤ -

بال - کیسی باتین کرتی ہے دشمن طلب کرتا ہے مین نہ جاؤن کیا یہہ دہرم کی بات ہے -

تارا - پران ناتھہ پران ادہک کوئی چیز پیاری نہین جان سو کسم بات مین مت کہوؤ

بال - کیا مٹھائی کا پتلا ہون جو کہول کے پی لیگا -

تارا - ناتھہ ! سگریو کیا ہے وہ جسکے بل پہ اکڑتا ہے ترلوک سوامی ہین -

بال - تو کیا وہ میرے دشمن ہین - یہہ کہکر آگے بڑہتا ہے (دلمین) سگریو نے وہ طاقت پائی کہ آج لڑائی کی دلمین ٹھانی - بھلا ایک ضرب مین کام تمام نکردون تو بال اپنا نام نرکھون - اہا ! اتنی سے جان اور گز بھر کی زبان - جب موت آتی ہے چیونٹی کے پر نکلتے ہین - بھلا آج بچکر کہان جاتا ہے (ظاہرا)

تیرا خاتمہ اب آب روانہ ہوا ہے ✤	خدا ساز یہ کارخانہ ہوا ہے۔
بس اب موت تیری قریب آچکی ہے	لڑائی کا جو یہ بہانہ ہوا ہے
چلا گھر سے تو تو نے ساعت نہ دیکھی	اجل کے جو جانب روانہ ہوا ہے
بس اب شوق سے آؤ بھڑ جائیں ہم تم	کسیکا کبھی یہ زمانہ ہوا ہے۔
سگریو۔ آئے طاقتکو ذرا دیکھوں تو	پاس آجائے طاقت کو ذرا دیکھوں تو
آئی ہے موت جو آئے میرے لڑنیکو	اب نہ گھر جائے طاقت کو ذرا دیکھوں تو
دیکھوں سر کسکا یہاں خاک میں غلطاں ہو	زور دکھلائے طاقت کو ذرا دیکھوں تو
ختم اک گھونسہ میں کردوں تو یہ شوق ہے نام	غور فرمائے طاقت کو ذرا دیکھوں تو

بالی۔ غصہ میں آکر آگے بڑھتا ہے اور سمل تلاش میں سگریو کو مغلوب کرکے ایک گھونسہ مارتا۔ ہے سگریو بھاگتا ہے پردہ کرتا ہے۔

چوتھا پردہ مہاراج رامچندر کے پاس

سگریو۔ ہائے مہاراج! میں مرگیا اگر ایک اور گھونسہ لگتا پھر تو تک نہ لگتا۔

رامچندر۔ یہ سنکر خاموش ہو رہے۔

سگریو۔ واہ مہاراج کسیکی جان گئی آپکی ادا ٹھری۔

رام چندر۔ تم دونو بھائی ایک شکل کے تھے میں نہ پہچان سکا۔

سگریو۔ (دلمیں) خوب کہی اور جو میں مرجاتا تو پھر (ظاہرا) مہاراج بالی ہنیں میرا کال ہے کیا جانے آج کسکے قسمت سے بچ آیا۔

رامچندر۔ اچھا خیر دیکھا جائیگا۔ یہ کہکر ہاتھ سگریو کے جسم پر پھیر دیا۔

سگریو۔ کی طاقت دو بالا ہو گئی اور جسم گسل زیادہ فولاد سے زیادہ سخت ہو گیا۔

سگریو۔ مہاراج اب مین چاق چوبند ہون اگر حکم ہو تو بال سے لڑنے جاؤن۔

رامچندر (اپنے ہاتھون سے پہولون کے مالا پہنا کر) اچھا جاؤ دشمن سے لڑو جب مین تمکو مغلوب دیکھونگا تیر مارون گا۔

سگریو۔ جاتا ہے اور بال کو پکارتا ہے۔

بال۔ نکلکر آیا پڑا نے شرم ہے ابہی لڑائی سے بہاگ کر گیا ہے اور پہر آیا ابکی ایسا کچومر نکالون گا کہ چھٹی کا دودہ یاد آجاوے۔

سگریو۔ گہر جاکر جو کچھ وصیت کرنا ہو کر لو تمہاری زندگی ختم ہو چکی اب پلٹ کر گہر جانا نصیب نہو گا۔

بال۔ ہلا نے بہلا تو بڑا گستاخ ہے دیکہہ تو سہی تیری کیسی خبر لیتا ہون۔ بہلا اب بہاگنا تو بتاؤن گا۔

سگریو۔ اچھا یہہ کہکر بڑہ جاتا ہے بال بہی قوت کرتا ہے سگریو مغلوب ہو کر دلمین رامچندر کو یاد کرتا ہے رامچندر تیر مارتے ہین۔ بال گر پڑتا ہے مہاراج رامچندر آگے پڑہتے ہین۔ بال غصہ سے کہتا ہے کہ تمنے مجہے بیقصور مارا رامچندر کہتے ہین کہ جو شخص بہائی کی بہو بہن کی لڑکی بیٹے کی عورت لڑکی ان پر نظر بد کرے وہ واجب القتل ہے۔

لچھمن۔ کو حکم دیتے ہین کہ شہر مین جاکر سگریو کو راجا انگد کو ولیعہد کرو پردہ سے پہول گرتے ہین اور پردہ گرتا ہے۔

پانچوان پردہ برسات کا موسم

رامچندر۔ میری جیبہ دیکہہ بہاری بنا پیاری پہٹے میری چھاتی سیتا بن مجہ بہائی بنیہ آتی

اساڑھ مہینا آیا گھمنڈ گھن لایا دکھ سے بہا رہی۔ سنئیے ہو درشن نہ دیت بد یہ کاری۔
چپلا کے چمک دھپا دسے جبہ گھبراوے بنا پران پیاری۔ کسی کام نہ آئے اگرچہ ہتھیاری۔
چپلا چمکے ہے چھم چھم برسن ہن بار جھم جھم۔ مارت ہتی ہین کھم کھم جیہ کو دہاس سے کم کم
دیکھیے دامن کی دمک اوٹھے جیہ دہک نہ سدہ موہ آتی۔ سیتا بن

دوجا مہینا ساون جیہ ترساون راتین اندھیاری۔ چھون دشا سے آئین گھیر بدریان کاری۔
دن رات ہوا نے بوجہ پرے نہین سوجہ دکھہ سے بہاری سے بس ہو دی جہ کا نام پر سدہ کھو آری
دامن دمکی چھنون اورا۔ جل سے پرتھوی سر بورا۔ پپہا کرین پیہ پیہ شورا کہین جن بن بعلین مورا۔
سن سن کویل کی کوک اوٹھے جیہ ہوک ہمین نہ بہاتی۔ سیتا بن
اتنا کہکر آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے کچہہ نہ بول سکے (دلمین) اچھا اب کچہہ اور ذکر
چھیڑو (ظاہرا) لچھمن

لچھمن۔ مہاراج جو حکم
رامچندر۔ بجلی بادلون مین چمک رہی ہے ایسی ہی بری کی دوستی کو قیام نہین ہوتا
لچھمن۔ سچ ہے۔ نیکی مین مکھہ موڑ ہنسی اور نیکی من بھر تم تڑا کو۔
رامچندر۔ دیکھو برساتی بادل کیسے زمین کے قریب آکر برستے ہین جیسے عقلمند
زیادہ علم ہونے سے اور بہی عاجزی کرتے ہین۔
لچھمن۔ ہان مہاراج! جھکتے ہین سخی وقت کرم اور زیادہ۔
رامچندر۔ پانی کے قطرون کو پہاڑ آسانی سے اوٹھا لیتے ہین جیسے برون کی باتین
سنکر اچھے آدمی سہہ لیتے ہین اور خاموش ہو کر کچہہ جواب نہین دیتے۔
لچھمن۔ سچ ہے۔ نہ دانائی ستیئر دہا سبکسار

رام چندر - چھوٹی ندیان پانی بہر بہنے اُمڈ کر بہہ چلین جیسے تھوڑی دولت سی بری آدمی آپ مین ہین بہتے

لچھمن - ہان مہاراج گگری دانا سودا وتانا -

رامچندر - دیکھو زمین پر گر کر صاف پانی مٹی ملنے سے کیچڑ ہو گیا ہے اسیطرح جیو کو مایا لپٹ رہی ہے اور مایا کی سنگت سے جیو کا یہ حال ہے -

لچھمن - سنگت ہی گن اوپجے سنگت ہی گن جائے -

رامچندر - پانی بکر بکر تالابو مین بہرتا ہے جیسے عقلمندون کے پاس اپنی اچھی باتین خود بخود آجاتی ہین -

لچھمن - کل شئی یرجع علی اصلہ -

رامچندر - ندیون کا پانی سمندر مین پہنچکر ٹہر جاتا ہے جیسے آدمی کی آتما کو پرم مکت ہو جاتی ہے -

لچھمن - سچ ہے راحت ملتی ہے جب منزل مقصود ہو -

رامچندر - دیکھو گھاس اوگنے سے زمین سرسبز ہو رہی ہے راستہ کا نشان تک دکھائی نہین دیتا - جیسے پاکھنڈ متعون کے جاری ہو نیسے بید وغیرہ بھی کتابین ناپید ہو گئین -

لچھمن - ہان مہاراج جتنا چاہو اوتنا کر لو - (دلمین) لاحول ولا قوۃ مینے کیا نئے نئی ہانک لگائی گیا کہہ او ٹھا بس اب یہہ بہتر ہے کہ چپ چاپ مہاراج کی باتون کو سنون ناحق بیچ مین بول بول کر خراب کرتا ہون -

رامچندر - مینڈک بولتے ہین جیسے پنڈت لوگ وید پڑھتے ہین - ننھی ننھی دوختون مین

نکل آتی کیسا اچھا معلوم ہوتا ہے جیسے سادہ کی من گیان ملنے سوبہا ہوتی ہے اور جو اسہ مین پتی تک نہین رہی جیسے اچھا راج ہونے سے برون کا روزگار جاتا رہتا ہے زمین مین خاک دہونڈہنے سے نہین ملتی جیسے غصہ سے دہرم دور ہو جاتا ہے دہانون کے کہیت سے زمین کیسی خوبصورت ہے جیسے سخی کی دولت کا تمام اوجالا ہوتا ہے بہت بارش ہونے سے جل کیا بوڑہ سے پہوٹ کر بہہ چلا جیسے دباؤ عورت کا حال ہوتا ہے۔ کہیتون کو کسان گہاس وغیرہ سے صاف کرتے ہین جیسے پنڈت لوگ غرور اور طمع چہوڑ دیتے ہین مکہی مکہو آجکل کہین نہین دکہتی جیسے کل جگ مین دہرم دور ہو جاتا ہے۔

رادہی۔ پر وہ آدمی دور گر کر پہر اوٹہ جاتا ہے۔

اہاہا۔ ابہی برسات کا سمان ہیش نظر تہا کچہہ کا کچہہ نظر آنے لگا مہتاب اور شفق سہانا آسمان۔ کہین بدلی کا نشان تک نہین زمین پر کہین کیچڑ کا نہین نام صاف وشفاف۔

رامچندر۔ دہیر رہو کر اسیہ سدہ نہ پائی اب سوجہی نہ ٹہکانا۔

کیسی کرون کچہہ بن نہین آتی ولیس تہا بیگانا
حال بڑا معلوم نہین کچہہ سگریوی ازمانا
(سچہہ) کرون دروال کی دوا کسطرح سے
وہ سگریو شاید میری یاد بہولا
رزا جاکے تم یاد اوسکو دلانا۔
وہی تیر ہے جسنے بال مارا

اور نکو ہی جتن بن آسے سوجہی کچھ بس بہاہا
ادہر ادہر کو اتنک بندر کہی یا نہ روانہ
مین پاون مرض سے شفا کسطرح سے
سہون دلپہ جور وجفا کسطرح سے
کرے گا وہ وعدہ وفا کسطرح سے
کرے گا وہ مجہسے دغا کسطرح سے

لچھمن - مین ابھی جاتا ہون - چلتے ہین پردہ گرتا ہے۔

چھٹا پردہ سگریو کے دروازہ پر

لچھمن (غصہ سے) ہجان گر بال تجھے نبھائی تھی	تیری اس ملک مین ہرگز نہ خدائی ہوتی
نظر رحم نہ کرتے تیرے جانب گر ہم	یہہ خوشی ہوتے نہ یہہ جلوہ نمائی ہوتی
نہ اگر شاہ تجھے ہمنے بنایا ہوتا	اسطرح کاہے کو دیدون کی صفائی ہوتی
بال کے ہاتھ سے جو ہم نہ تجھے کرتے رہا	عمر بھر غم سے میسر نہ رہائی ہوتی
واہ واہ شوق ہوا کب سے تجھی عیش پسند	کچھہ تو سیتا کی خبر تونے منگائی ہوتی

سگریو - (آواز سنکر) ہائے مینے یہہ کیا کیا اتبک ایسا غافل رہا اب کیا جواب دونگا سب کو پکارتا ہے تارا - انگد - ہنومان - آتے ہین۔

ہنومان - واقعی بڑی خطا کی اب اسکا کیا جواب دیا جاوے گا اگر مینے پہلے سے یہہ انتظام کرلیا ہے کہ تمام ملک سے بندر بلا لیئے ہین - ابتک نہ بھیجے ہین یہ تاکا بہانہ کیا جاوے گا۔

سگریو - کسیطرح تو بچانا۔

انگد - اچھا پہلے مین جاتا ہون - لڑکا سمجھکر مجھہ پر غصہ نکرینگے انگد جاتا ہے اور قدمون پر گرتا ہے۔

لچھمن - اوٹھاکر چھاتی سے لگالیا۔

تارا - جاکر قدمون پر گرتی ہے - اب سگریو اور ہنومان سب جاتے ہین۔

سگریو - میرے اوپر دیا کیجیے۔

لچھمن - ایسے غافل ہوئے کہ کچھہ فکر نہ کی۔

سگریو۔ سب دیشون سے بندر بلا رکہے ہین مین ابہی روانہ کرتا ہون۔

لچہمن۔ چلو مہاراج نے بلایا ہے میری ساتہ ابہی چلو سب جاتے ہین اور پردہ گرتا ہے۔

ساتوان پردہ مہاراج رام چندر کے پاس

رامچندر۔ ہوئے تم خوب ان روزون ہمارے کام سے غافل	محبت مین زن و دولت کے صبح و شام سے غافل
بہلا حق رفاقت یہہ تہا جو تمنے دکہایا ہے	ذرا سے عیش کی باعث ہوئے انجام سے غافل
کہو سیتا کی تمنے کیا خبر ابتک منگائی ہے	ہوئے کس واسطے مجہہ خستہ و گمنام سے غافل
جسے چہوڑا مصیبت مین کیا خود عیش با اصحاب	سیہ مستی سے چہوڑا اور ہوئے آرام سے غافل
مجہے تمسے بہت شکوہ ہے اور بیحد شکایت ہے	ذرا سے شوق مین تم ہو گئے سب کام سے غافل

سگریو۔ قدمون پر گرتا ہے مہاراج اب نظر عنایت ہو۔

رام چندر۔ اچہا معاف کیا۔

سگریو۔ مجہے یہی امید تہی اور یہہ کہکے استت کرتا ہے۔

ہمارے رگہورائی سب کے سرتاج۔

ارت بچن سن بیگ گہگہہ پت تج شوک سر بوڑت او بار دگجراج

یوسن سریج سخ مان مدہ پری کوئی نہین ہر بت رین کے کاج

کرسبہا سدہ موہ بس لکہہ بینود بدستا کی راکہی لاج

اومان جن جیون ہر یاچت سن کی سیتا پت کوشل راج مہراج

سگریو۔ (بندرون سے) دیکہو سب ملکے ہر ایک دشا مین جاؤ اور سیتا جی کا پتہ لگاؤ

جو بغیر پتہ لگائے واپس آئیگا وہ جان سے مارا جائیگا سب جاؤ ابہی جاؤ۔

رام چندر۔ یہہ ناطق حکم

سگریو۔ انگد۔ ہنومان۔ جاموونت تم سب ملکے دکھن کیطرف جاؤ وہان پتہ لگاؤ
یہہ سنکر مہاراج رام چندر ہنومان کو بلاکر انگھوٹھی دیتے ہین کہ اچھا سیتاجی کو ملتے
وقت یہہ نشان دینا اور ہمارا سب حال کہنا۔ ہنومان۔ انگد۔ جاموونت۔
قدم چھوکر چلتے ہین پردہ کرتا ہے +

پٹ

ناٹک سے پہلے گانیکا خیال

سدہ سدان گج بدن گھڑانن بھراتا۔ ہے سکھہ داتا
کر بر بدن گن کے ناپک شنین کے تارے + بگھن ہرن ہے نام تہارو سیس ستا کے دولارے۔
پار نہ پاتا۔ جو گن گاتا۔
کیرت بشد بل آٹھون درس آپ کے گورنند + کرتا این کرپا ندہ میری کرو شکل دکھہ مردن
سرن آتا۔ ہون سرناتا۔
ارل بہگت دان موہ دیجے ہے کرنا کر سوامی + کاٹو پہند ہرو بگھنن کو تم ہو انتریامی۔
کر دو گیانا۔ ہون جس گاتا۔
دین دیال پرم ہتکاری شوق اور کیا مانگے + ببو سدا مہیمی کے اور پر دیو جوہ سکھہ داتی
سدہ ہوکہتا۔ مین بل جاتا۔

قطعہ تاریخ فہم رسا طبع ذکا منشی لکھپت راے صاحب رئیس آنولہ ایلمد ٹکس ڈپٹی کمشنری لکھنؤ دوست مصنف

جزاک اللہ فہمن میں آپکے کیسی رسائی ہے	طبیعت نور کی اللہ اللہ تمنے پائی ہے

یوں تو۔

قیل انا اللہ ذو ولداً انج اللہ والرسول معاً	قیل انا رسول ذو کھنا فی السان الورا فکیف عنا

مگر سچ فرمائے ایسا نایاب ناٹک کہیں دیکھا یا سنا ہے۔ حق تو یوں ہے کہ نہ دیدہ نہ شنیدہ ہے یہہ مصنف ہی کا حصہ تھا۔ اصل یہہ ہے کہ رامچرت جس زبان میں خواہ کیسی ہی بھونڈی زبان میں کیوں نہ لکھے جائیں اچھی معلوم ہوتی ہیں کیونکہ تلسی داس جی کا مقولہ ہے کہ۔

بھنت بچہ سو کب کرت جو بدھ بدنی سب بھانت سنواری سب گن رہت کوک کرت پائی سادر کہیں سنیں بدھ تاہیں	رام نام بن سوہ نہ سو سو ونا لبسن بہا برناری رام نام لیش انکت جائی مدہکر سرس سنت گن گراہیں

اور یہاں تو ہر فقرہ حیث مضمون درست زبان صاف محاورہ ٹکسالی ابیات پرلذر۔ غزلیات نور الاعلی نور۔ اور کس اونکم چلیم کیا بات ہے حق تو یہہ ہے کہ کرامات ہی پچھلی گنیش جی کی بندنا نے اور ہی کیفیت دکھائی ہے حق تو یہہ ہے کہ بلا کی طبیعت پائی ہے مگر یہہ اول میں ہوتی اور ہی لطف دکھاتی۔ اسے بجہہ کے زبان سے دو نام ازالی۔ مگر الاول ہو الاخر کا معاملہ ہے عقل خود حجہ

لینگے کہ ناٹک سے پہلے گانے کی لاونی ہے۔ مین بہت کچھہ لکھتا۔مگر زیادہ لکھنے کی ضرورت ہنین ہے کیونکہ مشک آنست کہ خود بوید نہ کہ عطار بگوید۔ دوسرے میرا لکھنا لوگ خوشامد پر محمول کرینگے مگر بندہ اس سے بہت دور ہے۔ خوشامد سے طبیعت نفور ہے۔ مگر حق کو حق باطل کو باطل کہنا اپنا دہرم جانتے ہین کہ اچھے کو اچھا برے کو برا کہنا اپنا ایمان جانتے ہین بندہ خوشامد سے کوسون بھاگتا ہے اور پھر ہمکو خوشامد سے غرض ہی کیا اب ایشر سے دعا ہے کہ مولف کو ہمت دی کہ دوسرے کانڈ بھی اسے طور پر بنائے اور اپنی طبیعت کی تیزی دکھائے۔ اور یہ کتاب حاسدون اور نکتہ چینون کے نظر بد سے بچی رہے۔ کیونکہ سعدی علیہ الرحمہ کا مقولہ

چشم بدانش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش درنظر

عیب گیری سہل بات ہے مگر عقلمندون پر روشن ہے کہ جب گھنٹون آدمی غوطہ کہاتا ہے مشکل سے ایک فقرہ ہاتھہ آتا ہے اور یون اپنے منہ میان مٹھو بنتے ہیں ہین +

قطعہ تاریخ

دوارکا پرشاد فہیم وادیب +
تمنے بہت اچھی یہ لکھی کتاب
مادہ تاریخ کے جو فکر کی :
جبکہ کرین دور تسیہ کے عدد

مشتری برج شرف بر تسری
ڈھنگ نیا اور نئے شاعری +
لکھدی مخابہ تنظر سرسری +
غیرت آئینہ اسکندری :

۴۶ س ۱۹

ایک نظر اور بھی

حضرات - لیجیے یہہ کتاب تیار کر کے آپ کے نذر کیجاتی ہے بشرط قدردانی اور کا ناٹک کے بھی تیار کیئے جاوینگے اور رہیہ ناظرین ہونگے ہمت شرط ہے آپ لوگون کے ذرا سے ہمت مین یہہ بلے بجا کتاب تیار ہوتی ہے اس ناٹک کے نسبت جن صاحبون کی جو راے ہو بندہ کو بلا تکلف مطلع فرما دین تاکہ دوسرے ناٹکون کے بناتے وقت اونکے راے پر بخوبی لحاظ کیا جاوے +

آپکا نیاز مند

دوارکا پرشاد ہیڈ نقلنویس ڈپٹی کمشنری لکھنؤ -

کتاب کے نسبت رائین

مینے یہہ کتاب قبل طبع بغور دیکھی - میری راے مین یہ ناٹک اعلیٰ درجکا بنایا گیا ہے مین مصنف کو ہمت دلاتا ہون کہ دوسری ناٹک تیار کرے یقیناً اونکی محنت ضائع نہ جائیگی

شیام سندر لال - آنولہ

مین ادب سے عرض کرتا ہون اور صاحب جو اپنی رائین بھیجینگے وہ اس کتاب کے ساتھہ دوبارہ طبع ہو نہین سب طبع ہونگے

دوارکا پرشاد شوق

ملاحظہ طلب

اعلان

یہ کتاب نہایت محنت و جانفشانی سے
اخی اعظم قبلہ معظم ابودوار کا پرشاد صاحب
شوق نے تیار کی ہے اور بندہ کو حق تالیف عطا فرمایا ہے
لہذا کل اہل مطابع کیخدمت مین التماس ہے کوئی صاحب بلا
اجازت بندہ چھاپنے یا چھپوانیکی کوشش نکرین اور نفع کے
عیوض نقصان نہ اوٹھاوین ہان جسقدر جلد مطلوب ہون
مولف سے یا بندہ سے طلب فرماوین دس کتاب لینے سے
ایک جلد بطور کمیشن دیجاویگی۔ سو جلد کے
خریدار کو محصولڈاک نہ دینا ہوگا۔

المشتہر
متھرا پرشاد ورما۔ دوکاندار
لکھنؤ

شعبان المعظم